سوال

سلام کا(325) جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ا نے کھاتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے؟ اور اس سلسلے میں ابن عمر کا اثر کس طرح وارد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

مد!

نیا :

بینکم » (صحیح مسلم : کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجنة الا المؤمنون)

رمیان سلام کو عام کرو۔''

سری حدیث میں :

«حق المسلم علی المسلم ست قیل ماہن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا لقیتہ فسلم علیہ وإذا دعاک فأجبہ وإذا استنصحک فانصح لہ وإذا عطس حمد اللہ فسمتہ وإذا مرض فعدہ وإذا مات فاتبعہ۔» (صحیح مسلم : کتاب الجنائز باب الامر باتباع الجنائز 1169)

''مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں پوچھا گیا واللہ کون کے سے ہیں؟ فرمایا :

ے''

مذکورہ بالا احادیث میں نبی ﷺ نے کسی قید کے بغیر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سلام بھیجنے کا حکم کیا ہے بلکہ اسے اس پر اس کا حق گنوایا ہے۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی جہاں بھی ملاقات ہوتی ہے وہ اسے سلام کرے ہاں ان احادیث کے عموم کی تخصیص کے لیے اگر کوئی صحیح حدیث یا اثر وارد ہوگا تو وہ اس حالت کو مستثنیٰ کردے گا۔

م نہ لینے کی تحقیق ہوئی ہو۔

، رہا ابن عمر کا اثر تو وہ بالتفصیل اس طرح سے ہے :

لہ :

ن : 5291)

ابن عمرؓ کے اس اثر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ سلام کرنے میں کی قسم کی تخصیص اور استثناء نہیں کرتے تھے اور خاص طور پر کھانے کے دوران کا یہ اثر موجود ہے۔ بالفرض یہ اثر نہ بھی ہوتا تو شروع میں پیش کی گئیں احادیث کے مطابق ہر حالت میں سلام جائز تھا۔ اِلاکہ اس پر کسی صحیح سند سے کوئی نص وار

اب جو لوگ کھانا کھانے سلام کے قائل نہیں ان کے ذمہ دلیل پیش کرنا ہے کہ کھانا کھاتے ہوئے سلام نہ کرنے کی دلیل پیش کریں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل